نابالغ بچے کی تلاوتِ قرآن سننے کا حکم؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7480

تاریخ اجراء: 20محرم الحرام1446ھ/27جولائی2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر نابالغ بچہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہو، تو کیا اس کی تلاوت کے بھی وہی احکام ہیں، جو بالغ کی تلاوت کے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نابالغ بچہ اگر تلاوت قرآن کر رہا ہو، تو اس کی تلاوت سننے کے بھی وہی احکام ہیں، جو بالغ کی تلاوت کے ہیں یعنی اس کی تلاوت کے وقت توجہ سے سننا اور خاموشی اختیار کرنا لازم ہے، اس وجہ سے کہ

(1) جب تلاوت کی جا رہی ہو، تو استماع (خوب توجہ کے ساتھ تلاوت سننے) اور انصات (خاموش رہنے) کا حکم مطلق ہے اور اصول ہے کہ مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے، لہٰذا بلوغت وغیرہ کسی بھی قید کے بغیر تلاوت سننے کے احکام یکساں ہوں گے۔

(2) تلاوتِ قرآن کے وقت استماع وانصات کا حکم قرآن کریم کی تعظیم کے لیے رکھا گیا ہے، لہٰذا نابالغ بچہ بھی تلاوت کرے، تو یہ وجہ موجود ہے، لہٰذا بالغ کی طرح نابالغ کی تلاوت کے وقت بھی توجہ سے سننے اور خاموش رہنے کا حکم ہو گا۔

(3) فقہائے کرام نے اپنی کتب میں یہ مسئلہ ذکر فرمایا ہے کہ چھوٹا بچہ ایک جگہ تلاوت کر رہا ہو اور وہاں موجود لوگ اپنے اپنے کام کاج میں مشغول ہوں، تو اگر اس کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے وہ کام کر رہے تھے اور بچے نے تلاوت بعد میں شروع کی، تو لوگ گنہگار نہیں ہوں گے، اور اگر وہ پہلے سے تلاوت کر رہا تھا اور لوگ وہاں بعد میں آئے اور اب تلاوت نہیں سنتے اور کام کاج میں لگے رہتے ہیں، تو وہ لوگ گنہگار ہوں گے۔ اس سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ نابالغ بچے کی تلاوت سننا بھی واجب ہے۔

(4) نیز نابالغ کی تلاوت سننے پر وہ احکام مرتب ہوتے ہیں، جو احکام بالغ کی تلاوت کے ہیں، اس کی ایک نظیر یہ بھی ہے، جسے فقہائے کرام نے سجدہ تلاوت کے باب میں ذکر کیا کہ اگر نابالغ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے، تو مکلف نہ ہونے کی وجہ سے اس پر تو سجدہ تلاوت واجب نہیں ہو گا، لیکن نماز کے اہل فرد نے اس سے تلاوت سنی، تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔

مذکورہ دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ نابالغ کی تلاوت کو سننے کے بھی وہی احکام ہیں، جو بالغ کی تلاوت سننے کے ہیں یعنی اس کی تلاوت سننا بھی واجب ہے، اگر بغیر عذر نہ سنیں، تو گناہ کا حکم ہو گا۔

بیان کردہ احکام کے جزئیات مع الترتیب درج ذیل ہیں:

تلاوت توجہ اور خاموشی سے سننے کا حکم ہے اور یہ حکم مطلق ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اور جب قرآن پڑھا جائے، تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 204)

مذکورہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر مظہری میں ہے: ”وقال ابن ھمام: فی کلام اصحابنا ما یدل علی وجوب الاستماع فی الجھر بالقراءۃ مطلقاً، قال فی الخلاصۃ: رجل یکتب الفقہ وبجنبہ یقرا القرآن فلا یمکنہ استماع القرآن فالاثم علی القاری وعلی ھذا لو قرا علی السطح فی اللیل جھرا والناس نیام یاثم“ ترجمہ: علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے اصحاب کے کلام وہ دلائل ہیں، جو اونچی آواز سے قراءت ہونے کی صورت میں مطلقاً سننے کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں۔ خلاصہ میں فرمایا: ایک شخص فقہ کے مسائل لکھ رہا ہے اور اس کے پہلو میں موجود شخص قرآن کریم پڑھ رہا ہے، فقہ لکھنے والے کے لیے تلاوت سننا ممکن نہیں، تو گناہ پڑھنے والے پر ہو گا اور اسی پر یہ (تفریع بھی) ہے کہ اگر کوئی شخص رات کے وقت چھت پہ بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا ہو، حالانکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں، تو پڑھنے والا شخص گنہگار ہو گا۔ (تفسیر مظھری، ج3، ص451، مطبوعہ کوئٹہ)

مطلق اپنے اطلاق پہ جاری ہوتا ہے۔ اصول الشاشی میں ہے: ”المطلق یجری علی اطلاقہ والمقید یجری علی تقییدہ“ ترجمہ: مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے اور مقید اپنی تقیید پر جاری ہوتا ہے۔ (اصول الشاشی، ص33، دار الکتاب العربی، بیروت)

استماع وانصات کا حکم قرآن کی تعظیم کے لیے ہے اور نابالغ سے قرآن کریم کی تلاوت سننے میں بھی یہ وجہ موجود ہے۔ البحر الرائق میں ہے: ”الانصات یجب حالة الاستماع فیسن تعظیما للقرآن “ترجمہ: قرآن کریم کی تلاوت سنتے ہوئے خاموش رہنا واجب ہے، پس یہ قرآن کی تعظیم کے لیے مسنون (مشروع) ہے۔ (البحر الرائق، ج 1، ص 327، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

نابالغ بچے کی تلاوت سننا بھی واجب ہے اور بغیر عذر نہ سننا گناہ ہے۔ چنانچہ البحر الرائق میں ہے: ”حاصل الآیة ان المطلوب بها امران: الاستماع والسکوت فیعمل بکل منهما والاول یخص الجهریة والثانی لا فیجری علی اطلاقه فیجب السکوت عند القراءة مطلقاً ولما کان العبرة انما هو لعموم اللفظ لا لخصوص السبب وجب الاستماع لقراءة القرآن خارج الصلاة ایضا۔۔۔۔فی القنیة وغیرها: الصبی اذا کان یقرا القرآن واهله یشتغلون بالاعمال ولا یستمعون ان کان شرعوا فی العمل قبل قراءته لا یاثمون والا اثموا“ ترجمہ: آیت کا حاصل یہ ہے کہ اس سے دو حکم مطلوب ہیں: (1) استماع یعنی توجہ سے سننا (2) سکوت یعنی خاموشی اختیار کرنا۔ پس ان میں سے ہر ایک پہ عمل کیا جائے گا اور پہلا حکم (نماز کے معاملے میں) جہری نمازوں کے ساتھ خاص ہے اور دوسرا حکم ایسا نہیں یعنی وہ جہری نمازوں کے علاوہ کے لیے بھی ہے۔ یہ حکم اپنے اطلاق پہ جاری ہوگا، اس وجہ سے قراءت کے وقت مطلقاً خاموش رہنا واجب ہے اور جب (اصول یہ ہے کہ) عمومِ لفظ کا اعتبار ہوتا ہے، خصوصِ سبب کا اعتبار نہیں ہوتا، تو نماز کے علاوہ ہونے والی تلاوت کو سننا بھی واجب ہو گا۔۔۔ اور قنیہ وغیرہ میں ہے: جب بچہ قرآن پڑھ رہا ہو اور اس کے گھر والے کام کاج میں مشغول ہوں اور قرآن نہیں سن رہے، اگر بچے کے تلاوت شروع کرنے سے پہلے وہ کام شروع کر چکے تھے، تو وہ گنہگار نہیں ہوں گے، ورنہ وہ گنہگار ہوں گے۔ (البحر الرائق، ج 1، ص 364، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

علامہ سید ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”صبی یقرا فی البیت واهله مشغولون بالعمل یعذرون فی ترک الاستماع ان افتتحوا العمل قبل القراءة والا فلا“ ترجمہ: ایک بچہ گھر میں قرآن پڑھ رہا ہو اور اس کے گھر والے کام کاج میں مشغول ہوں، اگر تلاوت سے پہلے وہ کام شروع کر چکے تھے، تو ترکِ استماع (تلاوت سننے کو چھوڑ دینے) میں معذور ہوں گے، ورنہ معذور نہیں ہوں گے۔ (رد المحتار، ج 2، ص 328، مطبوعہ پشاور)

نابالغ کی تلاوت پر بھی وہ احکام مرتب ہوں گے، جو بالغ کی تلاوت ہیں، اس کی ایک نظیر سجدہ تلاوت کا مسئلہ ہے ۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”والسجدة واجبة في هذه المواضع على التالي والسامع سواء قصد

سماع القرآن أولم يقصد۔۔۔والأصل فی وجوب السجدۃان کل من کان من اھل وجوب الصلاۃ اماأداءاوقضاء کان أھلالوجوب سجدۃالتلاوۃومن لافلا کذافی الخلاصۃحتی لوکان التالی کافراأومجنوناأوصبیاأوحائضاأونفساءلم یلزمھم۔ولوسمع منھم مسلم عاقل بالغ تجب علیہ لسماعہ ملخصاً" ترجمہ: سجدہ تلاوت ان (چودہ) مقامات پر تلاوت کرنے والے اور سننے والے پر واجب ہے۔(سننے والے نے) خواہ قرآنِ پاک سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو، (بہر صورت اس پر سجدہ تلاوت لازم ہو جائے گا) اور سجدہ تلاوت کے لازم ہونے میں قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو ادا یا قضا کے طور پر وجوبِ نماز کا اہل ہو، وہ سجدہ تلاوت کے وجوب کا اہل ہو گا اور جو شخص (وجوبِ نماز کا اہل) نہ ہو، تو (وہ سجدہ تلاوت کے وجوب کا بھی اہل) نہیں ہے۔ جیسا کہ خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے، یہاں تک کہ اگر تلاوت کرنے والا شخص کافر، مجنون، نابالغ بچہ یا حیض و نفاس والی عورت ہو، تو ان پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہو گا اور اگر کوئی مسلمان عاقل بالغ ان (مذکورہ افراد) سے سن لے، تو اس کے سننے کی وجہ سے اُس پر سجدہ تلاوت لازم ہو جائے گا۔ (الفتاویٰ الھندیہ، ج1، ص146، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: "آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو، لہٰذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی، تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سُنی، تو اس پر واجب ہو گیا۔" (بہارِ شریعت، ج1، حصہ4، ص729، 730، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net